41949-اسلام میں حج کا مقام اور حج فرض ہونے کی شرائط

سوال

اسلام میں حج کا مقام کیا ہے ؟

اور حج کس پر فرض ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بیت اللہ کا حج ارکان اسلام میں سے ایک رکن اور اسلام کی عظیم بنیادوں میں سے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے : گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اور نماز کی پابندی کرنا، اور زکاۃ ادا کرنا، اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا"

بیت اللہ کا حج کتاب وسنت کے دلائل اور اجماع مسلمین کے اعتبار سے فرض ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے، جو اس کی طاقت رکھے، اور جو کوئی کفر کرے اللہ تعالی جہان والوں سے بے پرواہ ہے}.آل عمران (97).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا اللہ تعالی نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کرو"

اور مسلمانوں کا اس کی فرضیت پر اجماع ہے، اور یہ دین میں ضروری معلوم ہونے والی اشیاء میں سے اس لیے جو کوئی بھی اس کی فرضیت کا انکار کرے اور وہ مسلمانوں کے مابین رہائش پذیر ہو تو وہ کافر ہوگا، لیکن اگر کوئی شخص سستی وکاہلی کے ساتھ اسے ترک کرتا ہے تو وہ بھی عظیم خطرہ سے دوچار ہونے والا ہے.

کیونکہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے :

وہ کفر کا مرتکب ہوگا، یہ قول امام احمد کی ایک روایت ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ نماز کے علاوہ کوئی اور عمل ترک کرنے والا کافر نہیں ہوگا تابعین میں سے عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی اور عمل کو ترک کرنا کفر نہیں سمجھتے تھے)

اس لیے جو کوئی بھی حج کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرے حتی کہ اسے موت آجائے تو وہ راجح قول کے مطابق کافر نہیں، لیکن یہ بہت بڑے اور خطرناک معاملہ میں ہے.

اس لیے مسلمان شخص کواللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے جب حج کی شروط پوری ہوجائیں توفوری اور جتنی جلدی ہوسکے حج کرلینا چاہیے کیونکہ جتنی بھی فرض اشیاء ہیں وہ فوری طور پر سرانجام دینی چاہیں لیکن اگراس کی تاخیر میں کوئی دلیل ہوتو کوئی حرج نہیں.

ایک مسلمان شخص اس پرکیسے راضی ہوسکتا ہے کہ استطاعت کے باوجود وہ بیت اللہ کا حج نہ کرے اور وہاں تک آسانی سے پہنچنے کی سہولت ہونے کے باوجود ترک کردے ؟ !

اور وہ اس میں تاخیر کیسے کررہا ہے حالانکہ اسے علم ہی نہیں کہ ہوسکتا ہے اس سال کے بعد آئندہ برس وہ وہاں نہ پہنچ سکے ؟ !

ہوسکتا ہے قدرت اور طاقت ہونے کے بعد وہ اس سے عاجز ہوجائے، اور مالدار ہونے کے بعد وہ فقر اور تنگ دستی کا شکار ہوجائے، اور ہوسکتا ہے آئندہ برس اسے موت آجائے اور وہ حج کے وقت زندہ ہی نہ ہو حالانکہ اس پر حج فرض ہوچکا تھا، اور پھر وہ اپنے ورثاء کو حج کی قضاء سونپ کر چلتا بنے.

حج فرض ہونے کی شروط :

فرضیت حج کی پانچ شرطیں ہیں :

پہلی شرط : اسلام

اس کی ضد کفر ہے اس لیے کافر پر حج فرض نہیں، بلکہ اگر کافر حج کرے بھی تو اس کا حج قبول نہیں ہوگا.

دوسری شرط : بلوغت :

اس لیے نابالغ بچے اور بچی پر حج فرض نہیں، اور اگر بچے نے بلوغت سے قبل حج کر بھی لیا تو اس کا حج صحیح ہے اور یہ نفلی حج ہوگا اس کا اجروثواب بھی اسے حاصل ہوگا، لیکن بالغ ہونے کے بعد اسے فرضی حج کی ادائیگی کرنا ہوگی، کیونکہ بلوغت سے قبل حج کرنے سے فرضی حج ادا نہیں ہوتا.

تیسری شرط : عقل

اس کا ضد جنون اور پاگل پن ہے، اس لیے مجنون پر حج فرض نہیں، اور نہ ہی اس کی جانب سے حج کیا جائے گا.

چوتھی شرط : آزادی

اس لیے غلام پر حج فرض نہیں، اور اگر وہ حج کرے تو اس کا حج صحیح ہے اور یہ نفلی حج ہوگا، اور جب وہ آزاد ہوجائے تو اس پر حج فرض ہے استطاعت کے بعد اس کی ادائیگی کرے گا، کیونکہ آزاد ہونے سے قبل حج کی ادائیگی سے فرضی حج ادا نہیں ہوتا.

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ :

جب غلام اپنے مالک کی اجازت سے حج کرے تو یہ فرضی حج سے کفائت کرجائے گا، اور راجح قول بھی یہی ہے.

پانچویں شرط : مالی اور بدنی استطاعت

عورت کے لیے محرم کا ہونا استطاعت میں شامل ہے، اگر اس کا محرم نہیں تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا" انتہی.